4282-بیٹا کثرت عیال کا مالک ہے اور والد اس سے بکثرت مطالبات کر کے تنگ کرتا ہے

سوال

میرے والد صاحب مجھ سے ہر وقت مال کا مطالبہ کرتے رہتے ہیں اور مطالبات کی کثرت سے مجھے تنگ کرتے ہیں حالانکہ میں بھی صاحب عیال ہوں میری بھی کچھ ضروریات ہیں تو مجھ پر کس حد تک یہ واجب ہے کہ میں اپنے والد کو رقم دوں نیز مندرجہ ذیل حدیث کا معنی کیا ہے ؟

(آپ اور آپ کا مال بھی آپ کے والد کا ہے)

پسندیدہ جواب

امام ابن ماجہ رحمہ اللہ تعالی نے اپنی کتاب سنن ابن ماجہ میں یہ حدیث نقل فرمائی ہے :

جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کہا :

اے اللہ تعالی کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس مال بھی ہے اور اولاد بھی اور میرا والد میرا مال لینا چاہتا ہے تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

(تو اور تیرا مال تیرے والد کا ہے) سنن ابن ماجہ حدیث نمبر (2282) الزاوئد میں ان کا کہنا ہے کہ اس حدیث کی سند صحیح ہے اور اس کے رجال ثقہ اور بخاری کی شرط پر ہے ۔

اور حدیث میں (یجتاح) کے لفظ کا معنی ہے کہ وہ اپنی ضروریات میں بیٹے کا سارا مال صرف کردے اور بیٹے کے لیے کچھ بھی نہ چھوڑے ۔

امام عبدالرزاق رحمہ اللہ اپنی کتاب "مصنف" میں باب باندھتے ہوئے کہتے ہیں (اس شخص کے بارہ میں جو اپنے بیٹے کا مال لے لے) اور اس کے بعد حدیث بیان کرتے ہوئے کہتے ہیں :

عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

(انسان کا سب سے اچھا کھانا وہ ہے جو اپنی کمائی سے کھائے اور اس کا بیٹا بھی اس کی کمائی ہی ہے) ۔

محمد بن منکدر بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص اپنے والد کے ساتھ مال کا جھگڑا لے کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : (تو اور تیرا مال تیرے والد کے ہی ہیں) ۔

ایک روایت میں عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا بیان کرتی ہیں کہ : کوئی بھی شخص اپنے بیٹے کے مال سے جو چاہے کھا سکتا ہے اور بیٹا اپنے والد کے مال سے اس کی اجازت کے بغیر نہیں کھا سکتا ۔

اور سعید بن مسیب رحمہ اللہ تعالی عنہ کا بھی کہنا ہے کہ :

والد اپنے بیٹے کے مال سے جوچاہے کھا سکتا ہے ، اور بیٹا اپنے والد کے مال سے والد کی خوشی و رضامندی کے بغیر نہیں کھا سکتا ۔

ابن جریج رحمہ اللہ تعالی کا قول ہے :

عطاء رحمہ اللہ اس میں کوئی حرج محسوس نہیں کرتے تھے کہ کوئی شخص اپنے بیٹے کے مال سے جوچاہے بغیر ضرورت کے لے لے ۔

پھر ابن جریج رحمہ اللہ تعالی اس کے بعد کہتے ہیں :

جو کوئی یہ کہے کہ : والد اپنے بیٹے کے مال کو بیٹے کی اجازت کے بغیر نہیں لے سکتا ۔

ابن سیرین رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں :

بیٹے پر ضروری ہے کہ وہ اپنے والد کے ساتھ احسان اور نیکی کا برتاؤ کرے اور ہر انسان اپنی چیز کا زیادہ حقدار ہے ۔

سالم رحمہ اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ حمزہ بن عبداللہ بن عمر رحمہ اللہ تعالی عنہ نے اونٹ ذبح کیا تو ایک سوالی نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہ سے سوال کیا تو عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہ سوالی کو کہنے لگے یہ میرا اونٹ تو نہیں ؟

تو حمزہ رحمہ اللہ تعالی کہنے لگے ابا جان آپ کو اجازت ہے جسے چاہیں اس اونٹ کا گوشت کھلائیں ۔

اور ابن قدامہ رحمہ اللہ تعالی نے اپنی کتاب المغنی میں اس مسئلہ کی شرح کرتے ہوئے کہا ہے :

والد کے لیے جائز ہے کہ وہ بیٹے کے مال سے جوچاہے لے اور اسے اپنی ملیکت بنا لے چاہے اس کی اسے ضرورت ہو یا یہ نہ ہو ، اور چاہے بیٹا چھوٹا ہو یا بڑا ، لیکن باپ اپنے بیٹے کا مال دو شرطوں کے ساتھ لے سکتا ہے ۔

ایک شرط تو یہ ہے کہ وہ بیٹے کو طاقت سے زیادہ تکلیف نہ دے اور نہ ہی اسے مارے اور نہ ہی وہ چیز لے جو بیٹے کی ضرورت ہو ۔

دوسری شرط یہ ہے کہ : وہ ایک بیٹے سے مال لیکر دوسرے بیٹے کو نہ دے

امام احمد رحمہ اللہ تعالی نے اس پر نص بیان کی ہے ۔ ۔ ۔ ۔ یہ اس لیے کہ اولاد میں سے بعض کو خاص کر لینا اور کچھ کو دینا اور کچھ کو نہ دینا صحیح نہیں اور اس تخصیص سے کسی ایک بیٹے کا مال لیکر دوسرے کو دینا بالاولی ممنوع ہے ۔

اور امام ابو حنیفہ امام مالک اور امام شافعی رحمہم اللہ تعالی کا کہنا ہے کہ : والد کو یہ حق نہیں کہ وہ اپنی ضرورت سے زیادہ بیٹے کا مال لے لے ، اس لیے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

(بلاشبہ تمہارے مال اور تمہاری عزت ایک دوسرے پر حرام ہیں جس طرح کہ اس مہینہ میں آج کا یہ دن حرمت والا ہے) صحیح بخاری اور صحیح مسلم ۔

اور ایک دوسری روایت میں یہ بھی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

(کسی بھی مسلمان کا مال کسی کے لیے بھی اس کی رضامندی کے بغیر حلال نہیں) سنن دار قطنی ۔

اوراس لیے بھی کہ بیٹے کی ملکیت اس کے اپنے مال پر تام اور مکمل حیثیت کی ہے لھذا اسے چھیننا جائز نہیں مثلا جوچیز اس کی ضرورت کے متعلقہ ہے ۔

اوراس میں ہماری دلیل وہ حدیث ہے جسے عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا نے روایت کیا ہے ۔

عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

(بلاشبہ تمہارا سب سے اچھا کھانا تمہاری اپنی کمائی سے ہے اور تمہاری اولاد تمہاری کمائی میں سے ہی ہے) اسے سعید اور سنن ترمذی میں بیان کیا گیا ہے ، امام ترمذی رحمہ اللہ تعالی عنہ نے اسے حسن قرار دیا ہے ۔

اور عمرو بن شعیب نے اپنے والد اوروہ اپنے دادا سے روایت بیان کرتے ہیں ایک شخص نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آکر کہنے لگا : میرے والد نے میرا تمام مال چھین لیا ہے ، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

(تواور تیرا مال تیرے والد کا ہی ہے) اسے امام طبرانی رحمہ اللہ تعالی نے اپنی کتاب معجم میں بیان کیا ہے اوران کے علاوہ دوسروں نے بھی روایت کیا اوریہ الفاظ زیادہ کیے ہیں :

(بلاشبہ تمہاری اولاد تمہاری اچھی اور بہتر کمائی میں سے ہے لھذا ان کے مال میں سے تم بھی کھاؤ) ۔

محمد بن منکدر اور مطلب بن حنطب بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آکر کہنے لگا : میرے پاس اولاد اور مال بھی ہے اور میرے والد کے پاس بھی مال اوراولاد ہے ، اور میرے والد چاہتے ہیں کہ میرا مال بھی لے لیں تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے فرمایا :

(تواور تیرا مال بھی تیرے والد کا ہے) اسے سعید رحمہ اللہ تعالی نے اپنی سنن میں روایت کیا ہے ۔

اوراس لیے بھی کہ اللہ تعالی نے اولاد کو والد کے لیے کہ ھبہ کیا ہوا قرار دیتے ہوئے فرمایا :

{اور ہم نے اسے (یعنی ابراھیم علیہ السلام) اسحق اور یعقوب (علیہم السلام) ھبہ کیے} ۔

اورایک دوسری جگہ پر اللہ تعالی کا فرمان کچھ اس طرح ہے :

{اور ہم نے اسے یحیی (علیہ السلام) ہبہ کیا} اورزکریا علیہ السلام نے اپنے رب سے کچھ اس طرح عرض کیا :

{اے اللہ مجھے اپنی طرف سے کوئی میرا وارث ھبہ کردے} ۔

اورابراھیم علیہ السلام نے اپنے رب کا شکر ادا کرتے ہوئے کچھ اس طرح فرمایا :

{اس اللہ تعالی کی حمد وتعریف ہے جس نے مجھے بڑھاپے میں اسماعیل اوراسحاق علیہما السلام ھبہ کیے} ۔

توجسے جوچیز ھبہ کی گئی ہو اس کا مال لینا بھی اس کے غلام کی طرح ہی ہے ۔ دیکھیں المغنی ابن قدامہ جلد (5) ۔

اور مفتی شیخ محمد بن ابراھیم بن عبداللطیف آل شیخ رحمہ اللہ تعالی کے رسائل اورفتاوی میں مندرجہ ذیل قول ہے :

والد کے لیے اپنے بیٹے کا مال لینا جائز ہے اس لیے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے (تواور تیرا مال تیرے والد کا ہی ہے) اسے پانچ نے روایت کیا اور امام ترمذی رحمہ اللہ تعالی نے صحیح قرار دیا ہے۔

اور ایک دوسری روایت میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

(تمہارا سب سے اچھا کھانا وہ ہے جو تمہاری کمائی کا ہو اور تمہاری اور اولاد بھی تمہاری کمائی ہے) اسے ترمذی، نسائی اور ابن ماجہ نے عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت کیا ہے۔

والد بیٹے کا مال چھ شروط کے ساتھ لے سکتا ہے :

پہلی : وہ چیز لے جو اسے ضرر نہ دے اور جس کی اسے ضرورت نہ ہو۔

دوسری : ایک بیٹے سے لیکر کسی اور بیٹے نہ کو نہ دے۔

تیسری : یہ کام دونوں میں سے کسی ایک کی بھی مرض الموت میں نہ ہو۔

چوتھی : والد کافر اور بیٹا مسلمان نہ ہو۔ دین کا اختلاف نہ ہو

پانچویں : یہ کہ وہ چیز بعینہ موجود ہو۔

چھٹی : بیٹے کا مال والد کی نیت اور یا پھر قول سے قبضہ کرنے پر اس کی ملکیت بن جاتا ہے۔

ہمارے فقہاء رحمہم اللہ تعالی کی کلام یہی ہے اور فتوی بھی اسی پر ہے۔ اھ

دیکھیں فتاوی ورسائل شیخ محمد بن ابراھیم آل شیخ ص (220)۔

واللہ اعلم.